تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

ماہنامہ
جلد نمبر: 6
شمارہ: 11

انٹرنیٹ گزٹ
نومبر 2016ء

المنار

زیر نگرانی: شعبہ اشاعت۔تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔یو۔کے

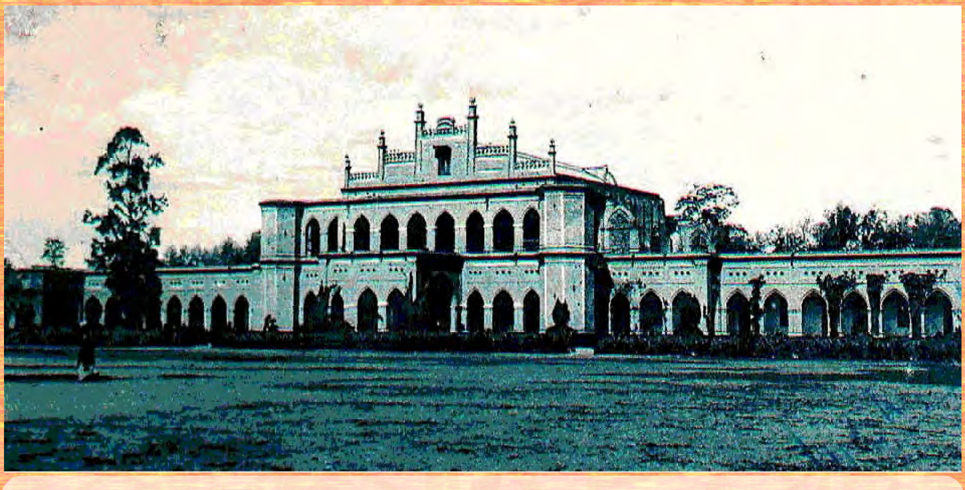

Taleem-Ul-Islam College Old Students Association - U.K
181, London Road, Mordan, SM4 5HF, London.
Ph. 020 8877 5510, 7886304637 - Fax: 020 8877 9987
ticosauk2017@gmail.com - www.alminaruk.com

قال اللہ تعالیٰ

پس اللہ بلند شان والا ہے وہی بادشاہِ حقیقی ہے، اور آپ قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کریں قبل اس کے کہ اس کی وحی آپ پر پوری اُتر جائے، اور آپ (رب کے حضور یہ) عرض کیا کریں کہ اے میرے رب! مجھے علم میں اور بڑھادے۔ (طٰہٰ:۱۱۵)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

- علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (شعب الایمان جلد ۲ حدیث نمبر ۱۶۶۳)
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ جو علم تو نے مجھے سکھایا اس کے ذریعے مجھے نفع پہنچا اور مجھے علم میں بڑھاتا چلا جا۔ (ترمذی، حدیث نمبر 3523)
- حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: العلمُ سِلاحی، علم میرا ہتھیار ہے۔ (الشفاء، قاضی عیاض جلد اوّل صفحہ 86)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

علم و حکمت ایسا خزانہ ہے جو تمام دولتوں سے اشرف ہے۔ دنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں۔ پس جو جلدی نہیں کرتا بلکہ فکر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ اگر میں غلطی پر ہوں تو مجھے بصیرت اور معرفت عطا کر وہ اس حکمت کے خزانہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۰۱)

سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔

ارشاد سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احمدی نے علم و معرفت کے میدان میں سب سے آگے بڑھنا ہے۔ ذرا سی محنت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے کہ آپ کے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں ترقی کریں گے۔ تو اس کا بھی فائدہ اٹھانا چاہئے ہمارے ہر ایک طالب علم کو اور جب کوشش کرینگے تو اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ ان شاء اللہ۔ (مشعل راہ جلد پنجم صفحہ ۱۲۵)

ولی اللہ بن گئے

مکرم خان بہادر سعد اللہ خان صاحب 1911ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دست مبارک پر داخل احمدیت ہوئے۔ وہ تبدیلی اختیار کی کہ آپ ولی اللہ بن گئے۔ ایک دفعہ مالاکنڈ کے قدیمی دوست قاضی محمد احمد جان صاحب جو احمدیت کے مخالف تھے اور قابل عبرت سزا پا چکے تھے چند اور افسر ساتھ لے کر خان بہادر موصوف کے پاس بطور جرگہ آئے اور کہا کہ خان صاحب ہم کو یہ سن کر کہ آپ احمدی ہوئے ہیں سخت صدمہ اور افسوس ہوا ہے۔ کیا اچھا ہوگا اگر آپ پھر توبہ کر لیں۔ خان بہادر صاحب نے جواب دیا کہ جب میں آپ کی طرح تھا تو آپ کو معلوم ہے کہ آپ صاحبان کی مہربانی سے نہ نماز پڑھتا نہ تہجد نہ قرآن کریم سے کوئی واقفیت یا تعلق تھا سارا دن تاش اور شطرنج میں گزرتا اور لڑکے آ کر ناچتے۔ خدا بھلا کرے ہمارے مولوی مظفر احمد صاحب کا، جن کی نیک نصائح اور پاک صحبت نے اس گندی زندگی سے بیزار کرا کر پابند نماز و تہجد کیا۔ اور درس قرآن کا شوق دلایا۔ اگر دین یہ نہیں جو احمدیت کے ذریعے حاصل ہوا اور وہ تھا جو میں آپ لوگوں کی رفاقت میں اختیار کر چکا تھا۔ تو مجھے یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس پر وہ لوگ شرمندہ ہوئے اور اُٹھ کر چلے گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 صفحہ 406)

سبق آموز

”میں افریقہ میں تھا اور ڈاکٹر رحمت علی صاحب (حضرت حافظ روشن علی صاحب کے بھائی۔ ناقل) اور منشی محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار وغیرہ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا ایک اشتہار اپنی جماعت کو تنبیہہ کے عنوان سے پہنچا جس میں حضرت نے حقہ نوشی کی مجلسوں میں شریک ہونے والوں سے اظہار رنج فرمایا ہوا تھا۔ ڈاکٹر رحمت علی اور منشی محمد ابراہیم صاحب کو حقہ نوشی کی سخت عادت تھی مگر اس اشتہار کو پڑھ کر ہر دو صاحبوں نے عزم صمیم کر لیا کہ اب حقہ نوشی نہ کریں گے چنانچہ وہ دن اور آج کی گھڑی کہ پھر یہ صاحب حقہ کے نزدیک نہیں گئے۔ حضرت اقدس فرمایا کرتے ہیں کہ عادات کو ترک کرنا اور ان میں تغیّر پیدا کرنا اسی کا نام کرامت ہے ایسی بدعادات کو ترک کرنے سے انسان کو کچھ بھی تکلیف نہیں ہوتی۔“

(از بابو محمد افضل افریقوی البدر یکم فروری 1904ء صفحہ 11، بحوالہ الفضل ربوہ 11 نومبر 2011ء)

تری نظر کا اگر اعتبار کر لیتے
نظر کی بھیک بھی تجھ سے پکار کر لیتے

(چوہدری محمد علی مضطر عارفی)

تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ کے ساتھ ایک نایاب تصویر

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ نے مکرم ومحترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کے ساتھ ایک ادبی شام کا اہتمام کیا

اس یادگار موقع پر لی گئی چند تصاویر

جستہ جستہ

دیری سے آنے کی وجہ

اُستاد (بچہ سے): تم دیری سے کیوں آئے ہو؟

بچہ: سر! امی اور ابو آپس میں لڑ رہے تھے۔

اُستاد (غصہ سے): تمہارے امی اور ابو کی آپس کی لڑائی کا تمہارے لیٹ آنے سے کیا تعلق ہے..؟

بچہ (معصومیت سے): سر جوتے نہیں پہنے ہوئے تھے... کیونکہ ایک امی کے ہاتھ میں تھا اور دوسرا ابو کے ہاتھ میں..!

❁

حضرت مولانا جلال الدّین محمد بلخی رومی سے اُن کے ایک شاگرد نے ایک مرتبہ پوچھا:

”حضرت یہ زہر کیا ہوتا ہے؟“

مولانا کا جواب آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا:

”جو چیز ضرورت سے زائد ہو وہ زہر ہے۔ جیسے اقتدار، دولت، بھوک، انا، لالچ، کاہلی، محبّت، امید، نفرت۔ اور یہ صرف چند مثالیں ہیں۔

❁

راہگیر نے ایک لڑکے سے کہا: ”کیوں میاں.... کیا آپ ابھی تک اپنا کھویا ہوا نوٹ تلاش کر رہے ہیں؟“

لڑکے نے کہا: ”جی نہیں! نوٹ تو چھوٹے بھائی کو مل گیا تھا۔“

راہگیر نے حیرت سے پوچھا: ”پھر اب کیا تلاش کر رہے ہو؟“

”چھوٹے بھائی کو!“ لڑکے نے جواب دیا۔

دشمن سے ہمیشہ بچو
اور دوست سے اس وقت
جب وہ تمہاری تعریف کرنے لگے۔ (حضرت شیخ سعدیؒ)

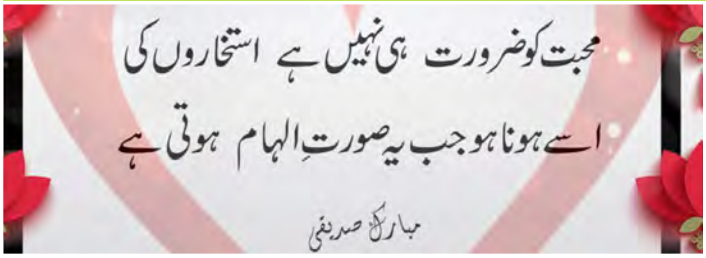

غزل..چوہدری محمد علی مظفر عارفی

یہ وہ زمین تھی جو آسماں سے اتری تھی
یہ وہ حوالہ تھا جو بار بار دینا تھا

وہ اک حسین تھا اس عہد کے حسینوں میں
اسے کسی نے تو کافر قرار دینا تھا

تم اپنے آپ سے ملتے اگر اکیلے تھے
کڑا تھا وقت تو ہنس کر گزار دینا تھا

وہ برگزیدہ شجر لڑ رہا تھا موسم سے
کہ پھولنا تھا اسے، برگ وبار ہونا تھا

اٹھائے پھرتے ہو مظفرؔ اُجاڑ گلیوں میں
یہ سر کا بوجھ تو سر سے اُتار دینا تھا

طنز و مزاح

راجندر سنگھ بیدی کی باتیں بہت دلچسپ اور بے ساختہ ہوتی تھیں۔ ایک بار بشیر بدر کو دہلی کی ایک محفل میں کلام سنانے کے لئے بلایا گیا تو بیدی صاحب نے جو میرے برابر بیٹھے تھے اچانک میرے کان میں کہا۔

”یار! ہم نے دو بدر ”ملک بدر“ اور ”شہر بدر“ تو سنا تھا، یہ ”بشیر بدر“ کیا ہوتا ہے؟“

(مجتبیٰ حسین کی کتاب ”سو ہے وہ بھی آدمی“ سے اقتباس)

مجلس ادارت
رانا عبدالرزاق خان۔ عطاء القادر طاہر۔ سید حسن خان۔ آصف علی پرویز
پروف ریڈنگ
چوہدری بشیر احمد اختر۔ پروفیسر عبدالقدیر کوکب
کمپوزنگ وڈیزائننگ
خورشید احمد خادمؔ
مینیجر
سید نصیر احمد

تعلیم الاسلام کالج۔تاریخ کے جھروکے سے

محمد شریف خان۔فلاڈلفیا،امریکہ..(قسط دوم)

(قبل ازیں قسط اوّل جون کے شمارہ میں شائع ہوچکی ہے)

جب اساتذہ کے اس متعصّبانہ روّیے کی اطلاع حضور علیہ السلام کوہوئی، حضور کوسخت دُکھ ہوا، آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کے ساتھ احباب سے مشورہ فرمایااور جماعت کے اپنے مدرسے کے قیام کا فیصلہ فرمایا جس کے انتظام کرنے کے لیئے ''کمیٹی انجمن تعلیم الاسلام، قادیان'' مندرجہ ذیل جیدعلماء پر مشتمل نامزدفرمائی:

(صدر) حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ۔(محاسب) حضرت میر ناصرنواب صاحبؓ۔(سیکریٹری) خواجہ کمال الدین صاحب اور (نائب سیکریٹری) مولوی عبدالکریم صاحبؓ۔کمیٹی نے نصاب اور قوائد مرتب کیئے، اور حضور کی منظوری

سے''اسلامی روشنی ملک میں پھیلانے اورطوفانِ ضلالت میں اسلامی ذرّیت کوغیرمذاہب کے وساوس سے بچانے کے لیئے''3جنوری 1898 کوقادیان میں مدرسہ تعلیم الاسلام کی بنیادرکھی گئی۔اور شیخ یعقوب علی صاحب ترابؓ مدیرالحکم ہیڈماسٹرمقررکیئے گئے۔

مدرسے نے دن دوگنی رات چوگنی مثالی ترقی کرتے ہوئے اردگرد کے مدرسوں اورسکولوں کوجلدہی پیچھے چھوڑ دیا،اساتذہ کی لگن اورمحنت کے باعث دوروزنزدیک ملک میں شہرت پاگیا۔

تعلیم الاسلام نظام تعلیم کی انفرادیت

نظامِ تعلیم الاسلام کے تحت قائم ہونے والے اس ادارے میں طلباء کو مروجہ مضامین کے علاوہ مذہب سے روشناس کرایا جاتا،اور اپنے مذہبی عقائد کے مطابق عبادت کرنے کی ترغیب دی جاتی۔سائنس اوردوسرے مضامین پڑھتے وقت طلبا کے ذہنوں میں اسلام سے متعلق جوسوال پیدا ہوتے،انکا مذہب کی روشنی میں احسن طریق پرحل پیش کیا جاتا،اس طرح ان اداروں کے تعلیمیافتہ نہ صرف دنیاوی تعلیم میں راسخ ہوتے بلکہ اسلام کے مبلغ بن کرنکلتے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ترقی

مدرسہ سرعت سے ترقی کی منازل طے کرتا ہوا5جولائی 1898 کو مڈل سکول بنا۔حضرت نواب محمد علی خان صاحب ڈائریکٹراورحضرت مولوی شیرعلی صاحبؓ ہیڈماسٹرمقرر ہوئے۔مدرسہ 5 فروری 1900 میں نویں جماعت کے اجراء سے''ہائی سکول'' کے درجے پر پہنچا،

اگلے سال دسویں جماعت کا اضافہ ہوا،1902 میں پہلی بار چارطلباء انٹرنیس (میٹرک) کے امتحان میں شامل ہوئے، یہ تعداد1903 اور1904 میں سات،سات اور1905 میں دس تک پہنچ گئی۔

تعلیم الاسلام کالج کا قیام

مدرسے کے منتظمین نے شدت سے محسوس کیا میٹرک پاس طلباء کے لیئے کالج کی کلاسوں کا اجراء قادیان میں ہونا چاہیئے، تاکہ جب یہ طلباء میدانِ عمل میں جائیں انکی دینی بنیاد مضبوط ہو۔ چنانچہ تعلیم کمیٹی نے 28 مئی 1903 کوکالج کے افتتاح کی تقریب منعقدکرنے کا فیصلہ کیا۔

تعلیم الاسلام انٹرکالج

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے ۴رفروری ۱۹۰۳ءکوایک مفصل مضمون میں مجوزہ کالج کے درجِ ذیل خدّوخال وضع کیئے:

''سرِ دست تو کالج ایف۔اے تک ہوگا اوراس میں بھی سارا دارومدارتوکل پر۔ورنہ حق تو یہ تھا کہ آغاز ہی میں پورا کالج بنایا جاتا۔ ممکن ہے کہ بعض لوگ اس کاروائی کوجلد بازی پرمحمول کریں اورجوش سے کہہ دیں یاراۓ دیں کہ ابھی وقت قلتِ سرمایہ کے سبب سے اس امر کا مقتضی نہیں کہ کالج جاری کیا جائے مگراس رائے زنی میں وہ خودجلد باز اورغورنہ کرنے والے ٹھہریں گے۔اس لیئے کہ انٹرنس تک محدود ہوکر رہنے میں مدرسہ کی وہ غرض پوری نہیں ہوتی یا آخرکاراس کے نابود ہونے کا اندیشہ ہے جوہمیں اس کارِخیرکی محرک ہوئی...کالج کھولنے سے ایک سال تک کوئی زائدخرچ نہیں پڑے گا۔''

سٹاف

درجِ ذیل اساتذہ ایک ایک گھنٹہ مختلف مضامین پڑھانے پرمقرر کیئے گئے:

- حضرت مولوی شیرعلی صاحبؓ پرنسپل ولیکچرارانگلش (کچھ عرصہ حافظ عبدالعلی صاحبؓ بھی انگریزی پڑھاتے رہے)
- حضرت مفتی محمدصادق صاحبؓ منیجراورلیکچرارمنطق وسپرنٹنڈنٹ
- حضرت حکیم مولوی عبیداللہ صاحبؓ بسمل لیکچرارفارسی
- حضرت

مولوی نورالدین صاحبؓ لیکچرار دینیات ○حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ لیکچرار عربی○مولوی محمد علی صاحب ایم اے لیکچرار ریاضی۔
جبکہ دوسرے مضامین فارسی، فلاسفی،اور تاریخ،جب احباب دستیاب ہوتے ان کے سپرد کردیئے جاتے تھے۔

افتتاح

کالج کے افتتاحی تقریب کا اہتمام ۲۸ رمئی ۱۹۰۳ءکو کیا گیا۔حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام علالتِ طبع کے باعث رونق افروز نہ ہو سکے،حضورؑ نے وعدہ فرمایا کہ افتتاحی تقریب کے وقت کے دوران حضور بیت الدعا میں کالج کے لیئے دعا فرمائیں گے۔حضور نے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو افتتاحی تقریب کی صدارت کرنے کا ارشاد فرمایا۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ ڈائریکٹر کالج کمیٹی نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا: ”خدا کی ذات سے بڑی امید ہے کہ یہ کالج بہت جلد ایک یونیورسٹی ہوگا اور اس احمدی جماعت کے لئے ایک مفیددارالعلوم ثابت ہوگا۔ یہ کالج خدا کےفضل سے چلے گا اور خدا کے صادق بندے مسیحِ موعود کی دعاؤں سے نشوونما پائے گا۔“

حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے اپنے نہایت ایمان افروز صدارتی خطاب میں طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”...علوم کی تحصیل آسان ہے مگر خدا کے فضل کی نیچے اسے تحصیل کرنا، یہ مشکل ہے...تم بھی اللہ پر کامل یقین کرو اور دعاؤں کے ذریعے، جو کہ دنیا کی مخالفت میں سپر ہیں، فضل چاہو۔کتاب اللہ کو دستورالعمل بناؤ تاکہ تم کو عزت حاصل ہو۔ باتوں سے نہیں بلکہ کاموں سے اپنے آپ کو اس کتاب کے تابع ثابت کرو۔ ہنسی، تمسخر، ٹھٹھا، ایذا، گالی یہ سب اس کتاب کے برخلاف ہے۔جھوٹ سے،لعنت سے تکلیف اور ایذا دینے سے ممانعت اور لغو سے بچنا اس کتاب کا ارشاد ہے۔صوم اور صلوٰۃ اور ذکر شغل الٰہی کی پابندی اس کا اصول ہے۔“ (الحکم ۲۴ رجون ۱۹۰۳ء)

مدرسہ سے متعلق اخراجات کے مسائل

سکول کا اجراء اور کالج تو قائم ہو گیا، اس کے ساتھ ہی جماعت کے اخراجات میں اضافہ ہونا ناگزیر تھا۔ جماعت اس وقت اپنے ابتدائی دور میں تھی،حضرت مسیحِ موعودؑ بڑی تندہی کے ساتھ خدائی منشاء کے مطابق اسلام کی اشاعت اور ترویج کی طرف متوجہ تھے،مخالفین کے جواب اور اسلام کی تبلیغ کے لئے تصانیف تحریر فرما رہے تھے، جن کی چھپائی، اشاعت،لنگرخانے میں مہمانوں کے قیام اور طعام، اور دلجوئی، ریویو آف ریلیجنز،مخالفین کے آئے دن دائر کئے جانے والے مقدمات کی پیروی کے لئے حضور کا بار بار قادیان سے باہر تشریف لے جانے پر معتدبہ اخراجات اُٹھ رہے تھے۔اس کے علاوہ جماعتی ضروریات کے لئے تعمیرات اور ملک کے مختلف علاقوں میں تبلیغ پر ایک بھاری رقم ماہ بماہ اُٹھ رہی تھی۔اسی طرح اشتہارات اور اخبارات ”الحکم“ وغیرہ کی اشاعت بھی ایک مستقل خرچہ تھا۔

چندے وغیرہ کا کوئی باقاعدہ انتظام نہ تھا،ضرورت کے وقت اپیل کر دی جاتی جس کے جواب میں مخلصین منی آرڈروں اور دوسرے ذرائع سے لبیک کہتے ہوئے حسبِ توفیق جو کچھ ہوتا پیش کر دیتے۔اس طرح خدائی برکت سے یہ تمام ضرورتیں بخوبی پوری ہو رہی تھیں۔اسکول کے قیام سے اخراجات میں جو معتدبار اضافہ ہوا اس کا اندازہ حضورؑ کے 16 اکتوبر 1903 کے مندرجہ اشتہار سے بخوبی ہو جاتا ہے:

”ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کے لئے“

”ان دنوں میں ہمارا یہ مدرسہ بڑی مشکلات میں پڑا ہوا ہے اور باوجود یکہ محبی عزیزی اخویم نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ اپنے پاس سے 80 روپیہ ماہوار اس مدرسہ کی مدد کرتے ہیں مگر پھر بھی استادوں کی تنخواہیں ماہ بماہ آدا نہیں ہو سکتیں۔صدہا روپیہ قرضہ سر پر رہتا ہے۔علاوہ اسکے مدرسہ کے متعلق کئی عمارتیں ضروری ہیں جو ابھی تیار نہیں ہو سکیں...آخر یہ تدبیر میرے خیال میں آئی کہ میں اس وقت اپنی جماعت کے مخلصوں کو بڑے زور کے ساتھ اس بات کی طرف توجہ دلاؤں کہ وہ اگر اس بات پر قادر ہوں کہ پوری توجہ سے اس مدرسہ کے لئے بھی کوئی ماہانہ چندہ مقرر کریں۔تو چاہئے کہ ہر ایک ان میں سے ایک مستحکم عہد کے ساتھ کچھ نہ کچھ مقرر کرے جس کے لئے وہ ہرگز تخلف نہ کرے۔...میری دانست میں اگر یہ مدرسہ قادیان کا قائم رہ جائے تو بڑی برکات کا موجب ہو گا اور اس کے ذریعہ سے ایک فوج نئے تعلیمیا فتوں کی ہماری طرف آ سکتی ہے۔“

(ریویو آف ریلیجن اردو صفحہ 464-465 نومبر دسمبر 1903)

-

صحت نامہ

پہلا فلو (Flu)

ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ کسی شخص کا فلو یعنی نزلے کی کسی نئی قسم میں مبتلا ہونے کے امکان کے بارے میں جزوی طور پر اس وائرس سے پتا چل سکتا ہے جس سے وہ پہلی بار متاثر ہوا ہو۔

سائنس کے جریدے میں شائع ہونے والی اس تحقیق میں انفلوایزا اے کے 18 مختلف وائرس اور ہیمگلوٹین پروٹین کا اس کی سطح پر جائزہ لیا گیا

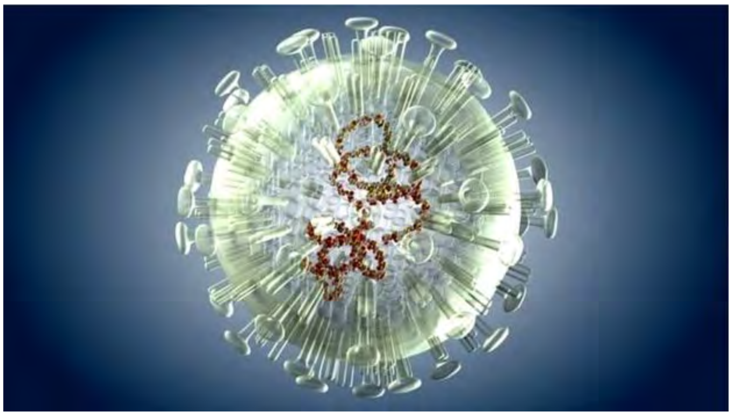

ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ صرف دو قسم ہی کی پروٹین ہوتی ہیں اور لوگ صرف اسی سے تحفظ پاتے ہیں جس سے ان کا جسم پہلی بار ملا ہو لیکن دوسری پروٹین سے انہیں ہمیشہ خطرہ لاحق رہتا ہے۔ برطانیہ کے ایک ماہر کا کہنا ہے کہ اس سے وبائی امراض کے مختلف مراسلوں کو سمجھنے میں آسانی ہو سکتی ہے۔

ٹسکن میں یونیورسٹی آف اریزونا اور لاس انجلس میں یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ان کی تحقیق سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو سکتی ہے کہ بعض وبائی فلو کیسے کم عمر کے لوگوں میں سخت قسم کی بیماریوں کا موجب ہوتے ہیں اور ان میں زیادہ مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

کسی شخص کا دفاعی نظام جس فلو وائرس سے پہلی بار ٹکراتا ہے، یہ اس میں ہیمگلوٹین کو نشانہ بنانے والے مائپنڈوں کو تیار کرتا ہے۔ یہ ایک ریسپٹر پروٹین ہے جو لالی پاپ کی طرح وائرس کی سطح کے باہر چپکی رہتی ہے۔

اگرچہ انفلوئنزا اے کی 18 قسمیں ہوتی ہیں لیکن ہمگلوٹین کے دو ورژن یا دو ذائقوں والی ہو سکتی ہے۔ اس تحقیقی ٹیم کی قیادت ڈاکٹر مائیکل وربے کر رہے تھے جنھوں نے اس کی دو قسموں کو بلیو (نیلی) اور اورنج (نارنجی) لالی پاپ میں تقسیم کیا ہے۔

ان کے مطابق جو لوگ سنہ 1960 کے اواخر سے پہلے پیدا ہوئے تھے وہ بچپن میں بلیو لالی پاپ کے فلو وائرس ایچ ون اور ایچ ٹو سے متاثر تھے۔

(بشکریہ:http://www.bbc.com/urdu)

سرکہ کا استعمال بلڈ گلوکوز اور کولسٹرول کی سطح کو کنٹرول میں رکھتا ہے

کھانے میں عام استعمال والا سرکہ کینسر، انفیکشن، بیکٹریا کے خلاف لڑنے سمیت جسمانی وزن میں کمی اور میٹابولزم میں بہتری لانے کے لیے فائدہ مند ہے۔ چین میں ہونے والی ایک طبی تحقیق کے مطابق سرکے میں استعمال ہونے والے اجزاء بعض اقسام کے کینسر کے خلیات کو پھیلنے سے روکنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔

سرکے کا ترش ذائقہ جسم کو بلڈ گلوکوز لیول کنٹرول کرنے میں مدد دیتے ہیں، اس سے میٹابولک اور جسمانی وزن میں کمی میں مدد ملتی ہے جبکہ دوران خون بھی بہتر ہوتا ہے۔ ہوزونگ ایگری کلچرل یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق مختلف اقسام کے سرکے قدرتی اجزاء سے تیار ہوتے ہیں جو اسے صحت کے لیے انتہائی فائدے مند بنا دیتے ہیں اور ڈاکٹروں کے پاس جانے کی صورت میں خرچ ہونے والے ہزاروں روپے بھی بچ سکتے ہیں۔

محققین کا کہنا ہے کہ سرکہ بیکٹریا کش، اینٹی انفیکشن، اینٹی آکسائیڈنٹس اور صحت کے لیے دیگر فائدہ مند خوبیوں سے بھرپور ہوتا ہے۔ اسی طرح سرکہ بالوں کی خشکی سے نجات کے لیے بھی بہترین ہے جس کے لیے پانی اور سرکے کی یکساں مقدار ایک اسپرے بوتل میں ڈالیں اور شیمپو کے بعد اپنے سر پر لگائیں اور پھر دس سے پندرہ منٹ بعد سر کو دھولیں۔

(بشکریہ:http://health.urdutahzeeb.com)

ایک عظیم سائنس دان - پروفیسر عبدالسلام

صدر پاکستان کی عبدالسلام صاحب کی قدر

(آصف علی پرویز)..قسط:25

دوست: پچھلی گفتگو میں آپ نے بتایا تھا کہ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان صاحب نے آپ کو کئی اداروں کا ڈائریکٹر بنا دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے وہ آپ کی قابلیت سے بہت متاثر تھے۔

آصف: یقیناً ایسا ہی ہے۔ اگست 59ء میں صدر پاکستان نے سائینٹفک کمیشن Scientific Comission کے پہلے اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے یہ کہتے ہوئے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ میں پروفیسر عبدالسلام صاحب کو اپنے ہم وطنوں میں دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے اتنی کم

عمری میں سائنس کے میدان میں جو تحیر خیز کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ سب کیلئے انتہائی فخر کا باعث ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی وابستگی سے سائینٹفک کمیشن کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔''

دوست: کاش بعد میں آنے والی حکومتیں بھی اگر اسی طرح ڈاکٹر سلام صاحب کی عزت کرتیں اور آپ کے مشوروں پر عمل کرتیں تو پاکستان سائنس کے میدان میں بہت ترقی کر چکا ہوتا!

آصف: دسمبر 1959ء میں گیارھویں آل پاکستان سائنس کانفرنس ہوئی جس کا افتتاح صدر پاکستان نے کیا۔ اس کانفرنس میں پروفیسر عبد السلام صاحب بھی شریک ہوئے اور بہت سے اہم امور زیر غور آئے۔

دوست: کیا اس کانفرنس کے علاوہ بھی آپ نے کوئی لیکچر دیئے۔

آصف: آپکا ایک لیکچر ڈاؤ میڈیکل کالج Dow Medical College میں ہوا اور موضوع تھا ''بنیادی ذرات'' اتفاق سے اگلی لائن میں ایک ادھیڑ عمر کے بزرگ تشریف فرما تھے اور لیکچر کو بڑے غور اور شوق سے سن رہے تھے۔ آپ کے اس انہماک کو پروفیسر عبدالسلام صاحب نے بھی نوٹ کیا کیونکہ ایسا لگتا تھا کہ انہیں پورا لیکچر سمجھ آ رہا تھا۔

دوست: بات یہ ہے کہ ذروں کی کہانی ہے ہی بڑی دلچسپ اب دیکھئے میں بھی آپ کی باتوں کو کس توجہ سے سنتا ہوں۔ آخر تخلیق کائنات کا راز انہی ذروں میں پوشیدہ ہے۔ ہاں! وہ صاحب کون تھے؟

آصف: لیکچر ختم ہونے کے بعد ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ان کے پاس گئے اور ان سے مؤدبانہ درخواست کی کہ اپنا تعارف کروائیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا نام ڈاکٹر عشرت حسین عثمانی ہے اور انہوں نے 1937ء میں نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر تھامسن کی نگرانی میں فزکس میں Ph.D کی تھی۔

Dr. Ishrat Hussain Usmani (far right) along with other scientists

دوست: اس وقت تو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سکول میں تعلیم پا رہے تھے۔ ایسا قابل شخص تو کسی یونیورسٹی کا پروفیسر بلکہ وائس چانسلر ہونا چاہیے تھا۔

آصف: افسوس ہمارے ملکوں میں اہل علم کی قدر نہیں۔ خیر انہوں نے بتایا کہ وہ حکومت پاکستان میں چیف امپورٹ و ایکسپورٹ کنٹرولر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ واضح رہے اس کام کا فزکس سے دور دور کا بھی تعلق نہیں۔

دوست: ڈاکٹر سلام صاحب کو تو ان کی ناقدری پر بہت افسوس ہوا ہوگا۔

آصف: یقیناً بعد کی ایک ملاقات میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ پاکستان ایٹمی کمیشن میں کام کرنا پسند کریں گے۔

دوست: آپ خود ہی دیکھ لیں کہ پروفیسر عبد السلام صاحب نے کس طرح ایک درخشندہ گوہر کو پہچان لیا۔ آپ کو پھر کیا عہدہ پیش کیا۔

آصف: ڈاکٹر عشرت عثمانی نے پاکستان اٹامک انرجی کے لئے بہت کام کیا۔ انشاء اللہ اس کی تفصیل اگلی ملاقات میں!